مکاتیب علامہ محمد زاہد کوثری رحمۃ اللہ علیہ

...بنام ...مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وترتیب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

(گیارہویں قسط)

﴿ مکتوب:.......۱۸ ﴾

اخی فی اللہ، مولانا، ماہرِفن علامہ، استاذِ کبیر سید محمد یوسف بنوری حفظہُ اللّٰہ ورعاہ
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام! آپ کا مکتوبِ گرامی موصول ہوا، جس پر ۲۴ رمضان سنہ ۱۳۶۶ھ تاریخ درج تھی، آپ کی صحت وعافیت پر میں نے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا شکر ادا کیا، اور اللہ سے دعا گو ہوں کہ سفر کے حوالے سے وہی صورت آپ کے لیے آسان فرمائے جس میں خیر ہو۔

عزیز تر بھائی! آپ نے (میرے تعلق سے) اپنے ان روشن موتیوں کی مانند اشعار سے مجھے شرمسار کردیا ہے، یہ اشعار ایک ایسے شخص کے بارے کہے گئے ہیں جو ان میں درج ثناء وتعریف کے دسویں حصے کا بھی اہل نہیں، (۱) شاید آپ کی اکسیر، بنوری وآدمی (۲) نگاہ مجھ خزف ریزے کو جوہر بنا ڈالے، اللہ تعالیٰ سے پر امید ہوں کہ وہ آپ کو ہمیشہ خیر وعافیت کے ساتھ دین وعلومِ دین کی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے گا۔

’’شرح معانی الآثار‘‘ (کی طباعت کے معاملے) سے میرا کوئی تعلق نہیں، باری آنے پر مولانا ابوالوفاء اور ان کے عزیز احباب کے منصوبے میں اس کی طباعت بھی داخل ہے۔

میں اپنے بھائیوں کو قلبی تشویش میں مبتلا کرنا پسند نہیں کرتا، اس لیے بتکلف اپنی صحت کے متعلق گفتگو نہیں کرتا، ہم اللہ کی کتنی نعمتوں میں لوٹ پوٹ ہورہے ہیں، اب اگر عارضی طور پر کوئی ناخوش کن بات پیش آبھی جائے تو ہمیں اس کے شکوے کا حق نہیں، کشادگی وتنگی دونوں حالتوں میں وہ شکریہ کا مستحق ہے، میں ’’شرح معانی الآثار‘‘ جیسے بڑے کاموں کی طاقت نہیں رکھتا، حتیٰ کہ اپنی

موت سے قبل تکمیل کی حرص میں ''النکت'' کی تدوین میں بھی جلد بازی سے کام لیا ہے، ادھر سال بھر سے اہلیہ بیمار ہیں، اور اللہ سبحانہٗ کی جانب سے ہی شفا ملے گی، البتہ آپ سے بابرکت دعاؤں کی امید ہے۔

گزشتہ خط میں بھی ذکر کیا تھا کہ آپ کے قیمتی ہدایا سے مجھے خوشی ہوتی ہے، معلوم نہیں کہ مولانا ظفر احمد تھانوی کی ''إعلاء السنن'' کے گیارہویں حصے کے حصول میں کامیابی ممکن ہے یا نہیں؟

جس موضوع کی جانب آپ نے اشارہ کیا تھا، اس کے متعلق تاحال کوئی کتاب نہیں ملی، مراد پاتے ہی ان شاء اللہ! جلد ارسال کردوں گا، البتہ ''النکت'' کے پانچ نسخے کافی عرصہ قبل (سازوسامان) برآمد کرنے والے کو بھیج چکا تھا کہ آپ کو ارسال کردے، چند روز قبل اچانک اس شخص سے ملاقات ہوئی تو مجھے بتایا کہ اب تک برآمد کی اجازت نہیں مل سکی، اس کا کہنا تھا کہ اللہ کے حکم سے جلد ہی اس گھاٹی کو عبور کر کے بھیج دوں گا، یہ عارضی مشکلات دور ہوجائیں گی، ان شاء اللہ تعالیٰ!

میں آپ سے اپنے (حضرت بنوریؒ کے) جدِّ امجد (۳) کے اس قول کو پیشِ نگاہ رکھنے کی امید رکھتا ہوں: ''فتنے (کے زمانے) میں اس یک سالہ اونٹ کی مانند ہوجاؤ جو نہ دودھ دے سکے اور نہ سواری کے قابل ہو۔'' پرخطر وشرانگیز اجتماعی مسائل کے متعلق درشت گفتاری سے بقدرِ استطاعت دور رہتے ہوئے حکمت کے ساتھ اتحاد واتفاق کے لیے کوشاں رہیں، ہم قابلِ بحث امور کو نرم گفتاری کے ساتھ حل کریں اور درشتی کے جواب میں سخت اسلوب اپنائیں، خصوصاً ان احوال میں (یہی رویہ قابلِ عمل ہے)۔ مکرراً امید رکھتا ہوں کہ علومِ تصوف کے تقاضوں کے ساتھ تصادم سے بچاؤ کے لیے ہم ذوقی علوم کے مباحث کا دروازہ ہی نہ کھولیں۔ یہ لامذہب لوگ مسلمانوں کے افتراق کی کوشش میں مشغول ہیں، یہ طرزِ عمل فروعی مسائل میں تو کسی قدر برداشت کیا جاسکتا ہے، لیکن اعتقادی مسائل میں اس کی گنجائش نہیں، وہ کھلی تجسیم میں مبتلا ہیں، ان کے افکار واقوال کے واضح لازمی نتائج کو ان کی طرف منسوب کریں، تاکہ اُنہیں رشد وہدایت کی جانب لوٹایا جاسکے۔ ''خرافۃُ الأوعال''(۴) کے حوالے سے صاحب ''العون''(۵) اور صاحب ''التحفۃ'' کا کلام ان کے عیب دار طرزِ فکر کو بے نقاب کرتا ہے، حالانکہ اس (حدیث) کی سند میں ''عللِ قادحہ'' ہیں، اللہ تعالیٰ ہی اپنے حبیب کے وسیلے سے ہمارے احوال کی اصلاح فرمائے۔ (آمین)

آخر میں مواقعِ قبولیت آپ کی نیک دعاؤں کا امیدوار ہوں میرے عزیز تر بھائی!

مخلص

محمد زاہد کوثری

شوال سنہ ۱۳۶۶ھ

شارع عباسیہ نمبر ۶۳

عزیز احباب کو ان کی مبارک دعاؤں کی تمنا کے ساتھ میرا سلام پہنچایئے۔

حواشی وحوالہ جات

۱:......حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ کوثریؒ کی شخصیت وعلم اوران کی تالیفات کی مدح میں دو قصیدے لکھے تھے، جن میں سے ایک ان کے دیوان ''القصائد البنورية'' میں شائع ہو چکا ہے، یہاں اسی قصیدے کی جانب اشارہ ہے، مزید دیکھیے: آگے مکتوب نمبر۳۲۔

۲:......حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے جدامجد، عارف باللہ شیخ آدم بن اسماعیل بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی جانب اشارہ ہے، جو سلسلہ نقشبندیہ کے بڑے مشائخ میں شمار ہوتے تھے، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے خلفاء میں سے تھے، سنہ ۱۰۵۳ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی اور ''جنۃ البقیع'' میں مدفون ہوئے، ان کے احوالِ زندگی کے متعلق مستقل کتاب ہے۔ ملاحظہ کیجیے: ''نزهة الخواطر'' مولانا عبدالحی حسنی (ج:۵، ص:۴۵۱)، ''نفحة العنبر'' حضرت بنوریؒ۔ (حاشیہ، ص:۲۶۷-۲۶۸) اور تاریخ دعوت وعزیمت (جلد چہارم) مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ۔

۳:......حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہٗ مراد ہیں، ان کا یہ جملہ رضی کی ترتیب دادہ ''نهج البلاغة'' میں درج ہے، دیکھیے: ''نهج البلاغة مع شرح ابن أبي الحديد'': (ج:۴، ص:۲۳۱) اور ''الإمتاع والمؤانسة'' ابوحیان توحیدی (ج:۲، ص:۳۱)۔

۴:......''حديث الأوعال'' کے متعلق مزید کلام مکتوب نمبر:۱۲ اور اس کے حواشی میں گزر چکا ہے۔

۵:......''عون المعبود شرح سنن أبي داود'' مولانا شمس الحق عظیم آبادی (ج:۴، ۱۳ تا ۱۸) رقم الحدیث: ۴۷۰۷۔

﴿ مکتوب:......۱۹ ﴾

جنابِ استاذِ جلیل وعلامہ اصیل سید محمد یوسف بنوری حفظه الله ورعاه وأطال بقاءهٗ في خير وعافية، منتجا لآثار قيمة تنفع المسلمين (اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے، خیر وعافیت کے ساتھ طویل عمر عنایت فرمائے، تاکہ اس کے نتیجے میں مسلمانوں کو مفید قیمتی آثار مہیا ہوں)

بعد سلام! آپ کا مکتوبِ گرامی ۲۰؍ذوالحجہ کو نہایت مسرت کے ساتھ وصول کیا، میں نے کشمیر ہوٹل کراچی کے پتے پر آپ کو ایک خط ارسال کیا تھا، نجانے آپ کو پہنچا یا نہیں؟! اس میں من جملہ دیگر امور کے ''العبقات'' نہ بھیجنے کی اُمید ذکر کی تھی، اس لیے کہ اس عظیم ایثار پر شکریہ کے باوجود آپ کا نسخہ ہتھیانا نہیں چاہتا، محض اتنی خواہش ہے کہ کسی روز کتابوں کے کسی تاجر کے ہاں اس کتاب کا نسخہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو مجھے بھیج دیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ہے کہ پشاور میں (لگنے والی) آگ زیادہ پھیلی نہیں، اور آپ کے اہلِ خانہ اس آزمائش سے محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ دائمی عزت وکرامت کے ساتھ دیگر (مسلمان) بھائیوں کی تکالیف کا بھی جلد ازالہ فرمادے، یہ معاملہ وسعتِ ظرفی اور حسنِ تدبیر کے ساتھ ساتھ اللہ سبحانہٗ کی توفیق کا زیادہ محتاج ہے۔

''مجلسِ علمی'' کے کراچی منتقل ہونے کی مسرت انگیز خبر نے مجھے سرشار کردیا۔ اللہ سبحانہ دینی ودنیوی امور اور علم ودین کی خدمت کے حوالے سے مولانا موسیٰ میاں مرحوم کے ان محترم فرزندوں کی دست گیری فرمائے، اللہ کے لیے یہ مشکل نہیں۔

کافی عرصہ قبل میں نے کراچی میں مولانا (شبیر احمد) عثمانی کو بعض طبع شدہ رسائل ارسال کیے تھے، شاید آپ کی وہاں موجودگی کے دوران ان تک نہیں پہنچے، مولانا ظفر احمد تھانوی کو بھی ممبئ [1] کے ایک ترکی تاجر- جو علمی شغف رکھتے ہیں اور مولانا سے واقف ہیں- کے ہاتھ ''النکت'' کا ایک نسخہ بھیجا تھا، اگر وہ ان تک نہ پہنچا ہو تو از راہِ کرم آپ اس کتاب کے چند نسخے تصحیح کے بعد انہیں بھیج دیں، اگر آپ وہ نسخے احباب میں تقسیم نہ کر چکے ہوں۔

میری اہلیہ اب گھر کے اندر چل پھر لیتی ہیں، اپنے امور کے متعلق آپ کی توجہ واہتمام پر شکرگزار ہوں، امید ہے کہ میری جانب سے اپنے جلیل القدر والد کی دست بوسی فرمائیں گے، ان کی بابرکت دعاؤں کا متمنی ہوں، آپ سب ہمیشہ سعادت مند و باتوفیق رہیں، میرے عزیز تر بھائی!

مخلص

محمد زاہد کوثری

ذوالحجہ سنہ ۱۳۶۶ھ

مواقعِ قبولیت میں دعاؤں کے لیے پُر اُمید ہوں۔

حواشی وحوالہ جات

ا:......ڈاکٹر سعود سرحان کے مطابق اصل خط میں یہاں ایک لفظ اُن کے پڑھنے میں نہیں آیا۔

(جاری ہے)

''بینات'' (اردو/عربی) کے اجراء کا طریقہ

1:...جو حضرات دفتر ''بینات'' تشریف لاسکتے ہوں، وہ دفتر آکر اپنا مکمل پتہ اور فون نمبر درج کرانے کے ساتھ ماہنامہ ''بینات'' اردو کے لیے مبلغ 400 روپے اور سہ ماہی ''البینات'' عربی کے لیے 100 روپے سالانہ فیس جمع کرائیں۔

2:...دور رہنے والے حضرات اپنے مکمل پتہ کے ساتھ مذکورہ فیس کا منی آرڈر دفتر ''بینات'' کے پتہ پر بھیجیں اور منی آرڈر کے آخر میں یہ وضاحت ضرور فرمائیں کہ یہ رقم رسالہ ''بینات'' (اردو یا عربی) کے اجراء کے لیے ہے۔

3:... یا ''بینات'' کے بینک اکاؤنٹ میں مذکورہ فیس جمع کرواکر بینک سے ملنے والی رسید اسکین کرکے اپنے نام، مکمل پتہ اور فون نمبر کے ساتھ ''بینات'' کے ای میل ایڈریس پر میل کردیں۔ یا بذریعہ ڈاک بھیج دیں۔

نوٹ:... پرانے خریدار بھی مذکورہ طریقوں سے سالانہ فیس جمع کراسکتے ہیں، مگر ان کے لیے اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضروری ہے (اردو اور عربی کی تعیین کے ساتھ)۔